الفضل قادیان — روزنامہ
رجسٹرڈ ایل ۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۳۳
یوم چہار شنبہ
The ALFAZL QADIAN.

جلد ۳۴ | ۲۷؍ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ھش | ۲۴؍ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۲۷؍ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶؍ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور کے کل کے ایکسرے کا نتیجہ یہ ہے۔

دائیں گھٹنہ میں کچھ علامات آسیٹیو آرتھرائٹس Slight- osteo arthritis changes کی ہیں۔ بائیں گھٹنے میں نمایاں Osteo Arthritis changes موجود ہیں۔ گزشتہ X Ray کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے موجودہ کیفیت یہ ہے۔ کہ گزشتہ معائنوں میں جو کہ ۱۲؍۱؍۴۵ اور ۱؍۷؍۴۶ کو ہوئے تھے۔ Joint Space قدرے زیادہ تھی۔ لیکن موجودہ معائنہ میں Joint Space نارمل حالت میں آگئی ہے۔

پہلو سے لئے ہوئے X Ray میں جو ایک علیحدہ شدہ بیضوی شکل کا ٹھوس قسم کا ٹکڑا معلوم ہوتا ہے۔ وہ پہلی تصویروں میں بھی پایا جاتا ہے جو کہ جسامت اور وضع کے لحاظ سے پہلے کی طرح کا ہے۔ یہ ہلنے والا یا جگہ بدلنے والا علیحدہ شدہ ٹکڑا نہیں ہے۔ بلکہ عضلہ کے سخت حصہ میں چونے کا انجماد ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۲۵؍ فروری کی اطلاع یہ ہے کہ آپ کو پہلے کی نسبت بہت آرام ہے۔ اور صحت تدریجی ترقی کر رہی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم اور یسوع مسیح کے الفاظ کا موازنہ

"یسوع مسیح کا شیطان اس پر ایمان نہ لایا۔ بلکہ اس کو لے کر ایک پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور اسے گمراہ کرنا چاہا۔ پس یسوع کا شیطان کے ساتھ چلے جانا ایک حیرت انگیز بات ہے۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ شائد عقدہ تثلیث کی طرح کوئی سر مخفی ہو۔ جو بجز عیسائیوں کے اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ بالمقابل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہے۔ یسوع کی لائف پڑھنے والے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سیرت پر نظر کرنے والے کم از کم اس ایک امر ہی کو بغور سوچیں۔"

"مسیح کے آخری الفاظ جو انجیل سے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اور انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح موت کا پیالہ ٹل جانے اور موت سے بچنے کے واسطے ساری رات دعا کرتا رہا۔ اور اوروں کو بھی دعا کے واسطے کہا۔ گویا اس چند روزہ فانی زندگی سے اس نے ایسا پیار کیا۔ کہ ساری رات زندہ رہنے کے لئے اور موت کا پیالہ ٹل جانے کے واسطے دعائیں مانگتا رہا۔ برخلاف اس کے کہ ہمارے سید و مولیٰ نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ دنیا سے جانے کے واسطے دعا کی۔ اللھم بالرفیق الاعلیٰ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشاء تھا۔ کہ گویا اب میں اس جگہ رہنا نہیں چاہتا۔ میں اپنے خدا کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اب مسیح کے آخری الفاظ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری الفاظ کا موازنہ کرو۔ اول الذکر خدا کا شکوہ کرتا ہے۔ اور دوسرا اللہ تعالیٰ کے حضور جانے کا آرزومند ہے۔"

(الحکم ۱۷؍ فروری ۱۹۰۴ء)

[illegible]

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش

یورپ کی معاشرتی زندگی میں تباہ کن اور غیرت کش مشکلات

از ایڈیٹر

گزشتہ جنگ عظیم نے دنیا کو جانی اور مالی لحاظ سے ہی اس قدر نقصان نہیں پہنچایا۔ جس کا صحیح اندازہ لگانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ بلکہ اخلاق کو بھی تباہ و برباد کرکے رکھ دیا ہے اور ایسی حالت پیدا کر دی ہے۔ کہ تمام ممالک میں معاشرتی اور گھریلو زندگی میں بے شمار تباہ کن اور غیرت کش مشکلات حائل ہو گئی ہیں۔

لنڈن کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ گزشتہ جنگ یورپ کی وجہ سے یورپ میں کنواری لڑکیوں کے بچے پیدا ہونے کے واقعات اس کثرت سے بڑھ گئے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ نہ صرف یورپ کے دیگر ممالک میں بلکہ برطانیہ میں بھی بہت بڑی تشویش کا باعث بن رہا ہے۔ امریکہ اور کینیڈا میں بھی بن بیاہی مائیں بننے کے واقعات حیرت انگیز رفتار سے بڑھ رہے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ یہ مسئلہ مغربی دنیا کا ایک بین الاقوامی مسئلہ بن گیا ہے۔

روزانہ شائع ہونے والی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام مغربی ممالک میں حالات یکساں طور پر بگڑے ہوئے ہیں۔ اور مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ ہالینڈ میں ہزاروں کنواری مائیں ہیں۔ جن کے گزارہ اور ان کے بچوں کی پرورش حکومت کے لئے سوہان روح بن رہی ہے۔ برطانیہ میں اس قسم کی عورتوں نے ہوم سیکرٹری کو ایک درخواست دی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ان کی بہبودی کے لئے فوری کارروائی کی جائے۔ ڈنمارک میں بن بیاہی ماؤں نے سارے ملک میں اودھم مچا رکھا ہے۔ اور ملک کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک گروہ تو اس بات کا حامی ہے۔ کہ ایسی عورتوں کو کھلم کھلا پبلک میں آ کر اپنے آرام و آسائش اور اپنے حقوق کے متعلق مطالبات کرنے چاہئیں۔ مگر دوسرا گروہ اسے بداخلاقی قرار دیتے ہوئے یہ چاہتا ہے کہ ایسے معاملات کو پبلک میں نہ لایا جائے۔ بلکہ پوشیدہ رکھا جائے۔ وہ گروہ جو بن بیاہی عورتوں کے بچے پیدا کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتا۔ اس کی رہنما ایک اسی قسم کی عورت ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں اسے کوئی عیب نہیں سمجھتی۔ سارے ڈنمارک میں کم از کم دس فیصدی بچے بغیر شادی کی رسم ادا کئے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اسکے بعد اس نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ کوئی یہ تو بتائے کہ کبھی بغیر شادی کے بچے پیدا کرنے والے باپ کو بھی کسی نے کوئی سزا دی ہے۔ کبھی ان کو بھی پبلک زندگی سے نکل جانے پر مجبور کیا گیا ہے۔ لہذا عورتوں کو بھی مساوی حق حاصل ہونا چاہئے۔ انکے بچے پیدا کرنے میں بھی کسی کو دخل اندازی کی اجازت نہ دی جائے۔

ڈنمارک میں بن بیاہی عورتوں کے بچے پیدا کرنے کی تشہیر کے خلاف ایک حصہ ملک کا کھڑا ہونا۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ابھی مغربی ممالک میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو شادی کی رسم ادا کئے بغیر بچے پیدا کرنے کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر اس خرابی کو دور نہ کر سکنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ چونکہ اس خرابی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ یورپ نے مذہب کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

اس خرابی کا اس کثرت سے پھیل جانا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ انسانوں کی اخلاقی اور معاشرتی اصلاح صرف مذہب ہی کر سکتا ہے۔ اور مذہب کی پابندیاں اٹھ جانے سے انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ بلکہ کئی حالتوں میں انسان حیوانوں سے بھی بدتر اور شرمناک افعال کا ارتکاب کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

یورپ سے اگر یہ خرابی دور نہ ہوئی جس کے دور ہونے کی واحد صورت یہی ہے۔ کہ اسلام نے بدکاری کے متعلق جو قوانین نافذ کئے ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ اور بدکار مرد اور عورت ہر دو نوں کو شدید سزا دی جائے۔ تو ایک نہ ایک دن یورپ کا تختہ بھی اسی طرح الٹ جائے گا۔ جس طرح پہلی بدکار قوموں کا الٹا۔ اور اس وقت وہی لوگ باقی رکھے جائیں گے۔ جو اپنے خالق و مالک کے مکمل قانون اسلام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

صوبہ بنگال۔ یو۔پی۔ بہار۔ سی۔پی اور بمبئی کے احمدیوں کیلئے ووٹ مسلم لیگ کو دیئے جائیں۔ اور دلائے جائیں

حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں عبدالرشید صاحب احمدی موضع پاؤنی ضلع بجنور کا حسب ذیل خط موصول ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سیدنا و مولانا حضرت اقدس جناب امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش خدمت عالی میں یہ ہے کہ آجکل کانگرس و مسلم لیگ کی طرف سے ممبری کے ووٹ پڑ رہے ہیں اور یہاں پر کانگریس کا بہت زور ہے۔ اکثر حصہ مسلمانوں کا کانگرس کو ووٹ دیگا۔ کیونکہ جمیعت علماء کی طرف سے کانگریس کے واسطے بہت کوشش ہے۔ لہذا متضرعہ خدمت عالی میں ہوں کہ بعد ملاحظہ عریضہ ہذا ارشاد عالی سے مطلع فرمایا جائے۔ کہ اس وقت ہمارا رویہ کیا ہونا چاہئے۔ ہمیں کس کو ووٹ دینا چاہئے یا بالکل الگ رہنا چاہئے۔ ہم کو لوگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کو ووٹ دیئے ہیں۔ واللہ اعلم حضور جیسا حکم فرمائیں اسی پر عمل کیا جاوے ہم میں یہ طاقت نہیں ہے کہ کوئی اخبار سلسلہ کا منگایا جائے۔ ہمارے میاں صاحب منشی امام الدین ایک عیالدار اور غریب آدمی ہیں ان کا بھی مشکل سے گذارہ ہوتا ہے۔ اور میں بسبب بیماری کے بہت کچھ تنگ دست ہوں۔ آپ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ ہماری مشکلات دور ہوں

اس کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا۔

لیگ کی ہر طرح امداد کریں۔ اپنے ووٹ بھی دیں۔ اور جن جن پر اثر پڑ سکتا ہو۔ ان کے بھی دلوائیں۔

اس کے ساتھ ہی حضور نے یہ بھی رقم فرمایا۔ کہ

بنگال۔ یو۔پی۔ بہار۔ سی پی۔ اور بمبئی وغیرہ میں ووٹ مسلم لیگ کو دیئے جائیں *

شہباز کا مفتریانہ نوٹ

اخبار شہباز لاہور مورخہ ۲۶ فروری کے کالم ۳۔ ۴ پر زیر عنوان "ہمارے لئے لازم ہے۔ کہ ہر موقعہ پر مسلم لیگ کا ساتھ دیں" "قادیانی امت کے فرزند جلیل فتح محمد سیال کا بیان" ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جسمیں یہ درج ہے۔ کہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے تحصیل بٹالہ کی الیکشن کا نتیجہ سننے کے بعد قادیان میں یہ تقریر کی کہ "ہم مسلم لیگ بٹالہ اور غیر احمدیوں کے از حد ممنون ہیں جنہوں نے ہم کو کامیاب بنانے کے لئے انتہائی کوشش سے کام لیا۔ اور جس قدر ان کو روپیہ دیا گیا۔ انہوں نے اس کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے"۔

یہ نوٹ از سرتاپا غلط اور سراسر افترا ہے۔ جو مختصر سی تقریر چوہدری صاحب موصوف نے کی تھی۔ اس میں لیگ کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ اور نہ ہی کوئی روپیہ کا ذکر تھا۔ چنانچہ اس تقریر کا مضمون اخبار الفضل مورخہ ۲۴ فروری کے صفحہ ۴ پر شائع ہو چکا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ اخبار شہباز نے ایسی مفتریانہ خبر شائع کرنے کی کس طرح جرات کی۔

خلافت مصلح موعود کی شان

مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے آیت استخلاف کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا۔

مجھے اس وقت جس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ وہ "خلافت مصلح موعود" ہے اس عنوان سے بظاہر میں سمجھتا ہوں۔ کہ مجھے یہ بتانا چاہیئے۔ کہ مصلح موعود کی خلافت کس نوعیت کی ہے۔ اور اس کی کیا شان ہے۔

مسلمانوں کو خلافت کا وعدہ

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو خلافت کی نعمت دینے کا ایک عام وعدہ دے رکھا ہے۔ اور خلافت نبوت کے بعد سب سے بڑی نعمت ہے۔ جو کسی قوم کو ملتی ہے۔ اسلام میں خلافت کا ایک وعدہ دیا گیا ہے۔ اور اس وعدہ کو اللہ تعالےٰ نے کئی رنگ میں پورا بھی کیا ہے۔ خلافت راشدہ کا سلسلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جاری ہوا۔ پھر مجددین کی خلافت ہے۔ وہ بھی اسی آیت استخلاف میں مذکور ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت ہے۔ اس کا ذکر بھی اسی آیت میں ہے۔ اور اس کے بعد قیامت تک جتنے بھی خلفاء ہوتے رہیں گے اور خلافت کا جو بھی سلسلہ جاری ہوگا۔ اس کا بھی ذکر موجود ہے۔

خلافت موعودہ

اب اس آیت کی رو سے ہر وہ خلیفہ جو اس امت میں ظاہر ہوا ایک طرح سے موعود ہے۔ اور اس کی خلافت کو ہم خلافت موعودہ کہہ سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کو ہم خلافت موعودہ کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح باقی خلفائے راشدین کی خلافت بھی خلافت موعودہ کہلا سکتی ہے۔ اور اسی طرح مجددین کی بھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔

مصلح موعود کی خلافت کا امتیاز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ نبی اللہ ہیں۔ اس لئے ایک لحاظ سے آپ خلیفۃ الرسول ہیں۔ تو ایک اور لحاظ سے خلیفۃ اللہ بھی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت بھی ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مصلح موعود خلیفۃ الرسول ہے۔ اور مصلح موعود جماعت احمدیہ کے خلفائے راشدین میں سے ایک خلیفۂ راشد ہے۔ اور وہ آیت استخلاف کا موعود خلیفہ بھی ہے لیکن بایں ہمہ مصلح موعود کی خلافت کو ایک بہت بڑا امتیاز اس رنگ میں بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی مقدس وحی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی مصلح موعود کا نام لے کر اس کی خلافت کا وعدہ دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خلفائے راشدین بھی آیت استخلاف کے تحت موعود خلیفہ تھے مگر الٰہی کلام میں اور خدا تعالےٰ کی وحی مقدس میں انکا نام لے کر وعدہ نہیں دیا گیا۔ یہ امتیاز صرف مصلح موعود کو ہی حاصل ہے کہ اللہ تعالےٰ کی وحی مقدس میں آپکا نام لے کر پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس (مصلح موعود) کا زمانہ بھی بتا دیا۔ اور الہام الٰہی میں صرف نام ہی نہیں بلکہ ساتھ ہی اس کی زندگی کا کام اور پروگرام بھی بتا دیا ہے۔ مزید برآں یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ کہ پہلے بزرگان دین بلکہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مصلح موعود کے حق میں پیشگوئی فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں یہ بتایا گیا ہے کہ مصلح موعود کا نام بشیر اور محمود ہے۔

اور اس کی تصریح بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سبز اشتہار میں اس امر کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ اس اشتہار میں حضور نے یہ بتایا ہے۔ کہ بشیر ثانی اور محمود جس کا نام مصلح موعود ہے۔ اور جس کا ایک نام فضل عمر ہے یہ میرے بعد میرا خلیفہ اور جانشین ہوگا۔

مصلح موعود کی خلافت کی غرض

ساتھ ہی اختصار کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ اس کی خلافت کی غرض کیا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے لئے دو بڑے عظیم الشان طریقے ہیں۔ اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم اور اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے۔ وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔ اولئك عليهم صلوٰة من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون۔ یعنی ہمارا یہی قانون قدرت ہے۔ کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے ہیں۔ اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور کامیابی کی راہیں ان پر کھولی جاتی ہیں۔ جو صبر کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شقیں ظہور میں آجائیں۔

پس اول اس نے قسم اول کی انزال رحمت کے لئے بشیر بھیجا۔ تا بشر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے تیار کر کے اپنی بشریت کا مفہوم پورا کرے ...... اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۵ تا صفحہ ۱۷ حاشیہ)

فضل عمرؓ

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی اشتہار میں فرمایا:۔

"مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔ ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔" (سبز اشتہار)

ان الہامات سے یہ امر روز روشن کی طرح معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ مصلح موعود کی ایک شان یہ بھی ہے۔ کہ وہ خلافت ثانیہ پر فائز ہوگا۔ چنانچہ الہامی عبارت میں فضل عمر کا نام یہ ظاہر کر رہا ہے کہ آپ (خلیفہ ثانی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مثیل ہونگے۔

مصلح موعود کے زمانہ میں احمدیت کی عظیم الشان فتوحات

پس مصلح موعود کی خلافت کے لئے یہ مقدر تھا۔ کہ وہ خلافت ثانیہ کا مقام پائے۔ اور جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں اسلام دور دور تک پھیلا۔ اور فتوحات ہوئیں۔ اسی طرح مثیل عمر فضل عمر کے زمانہ میں بھی احمدیت عظیم الشان فتوحات حاصل کرے۔ اور ترقی پائے۔ اس مصلح موعود خلیفہ کی شان ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ کہ

"تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا دیں۔" (سبز اشتہار)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ کی کامیابی و کامرانی کا بہت بڑا مدار حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے کارہائے نمایاں اور آپ کی مساعی پر ہے۔ اور یہ ازل سے مقدر تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔

اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے تمام جہاں کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے"۔

(تریاق القلوب صفحہ ۶۴-۶۵)

مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرزند

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کا جسمانی فرزند بھی ہو۔ جس طرح روحانی فرزند ہے۔ اور اس روحانی بیٹے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے ہو۔ اور اس کا کام یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے اور وہ نور جس کی تخم ریزی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے۔ اس نور کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔ اس فقرہ سے بھی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شان ظاہر ہو رہی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نور آپؑ کے خلیفہ کے رنگ میں ہو کر دنیا میں پھیلانا مصلح موعود کا کام ہے۔ اور مصلح موعود کے ذریعہ ہی اس نور کا جس کی بنیاد حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے رکھی زیادہ سے زیادہ اکناف عالم میں پھیلانا مقدر ہے۔ پس مصلح موعود کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی تکمیل اور حمایت اسلام بتایا گیا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کریگا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آ چکی ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شان اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب جو آج آپ کے دشمن اور مخالف ہیں۔ اس زمانہ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نوجوان تھے۔ اور ابھی بار خلافت آپ کے کندھوں پر نہ رکھا گیا تھا۔ آپ کی شان میں لکھتے ہیں۔

"اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر اٹھارہ انیس سال کی ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے کہ اس عمر میں بچوں کی شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا۔ **مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش** جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ **ایک خارق عادت بات** ہے۔ .... اور سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اب اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افتراء ہے۔ تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا۔ کہ گندا ہوتا۔ نہ یہ کہ ایسا پاک نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی"۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۸)

خارق عادت بات

غور فرمایئے۔ مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے جوانی کے زمانہ کے متعلق معترف ہیں کہ دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش ایک خارق عادت طور پر آپ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ پس حمایت اسلام کا جو وعدہ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب معترف ہیں کہ اس کے متعلق جوش حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ میں جوانی میں بھی خارق عادت طور پر موجود تھا۔

مصلح موعود کی شناخت کی علامتیں

الوصیت کے حاشیہ مطبوعہ غیر مبایعین میں لکھا گیا ہے۔

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے شخص کے لئے جو خاص نشان قرار دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ حق ترقی کرے گا۔ پس اول وہ وحی سے حصہ پا کر کھڑا ہوگا۔ پھر اس کی تائید آسمان سے اس طرح ہوگی۔ کہ سلسلہ حقہ اور دین اسلام میں اس کے ذریعہ کثرت سے لوگ داخل ہونگے۔ یہ ہیں اس کے نشان جن کے پورا ہونے پر کسی شخص کو یقینی طور پر اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا جا سکتا ہے"۔

(حاشیہ الوصیت مطبوعہ غیر مبایعین)

پس مصلح موعود کی شناخت کی عبارت میں غیر مبایعین نے دو علامتیں قرار دی ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب معترف ہیں کہ سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے دل میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی حمایت کا جوش اور دین کی ہمدردی کا مادہ جوانی کے عالم میں ہی غیر معمولی بلکہ خارق عادت طور پر ڈال دیا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ بچپن کے زمانہ سے ہی آپ کے دل میں یہ جوش موجود تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے آپ کی اس خوبی کا غیر معمولی طور پر اعتراف کرتے ہوئے آپ کے وجود کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ ایک ایسا پاک اور نورانی وجود ہے۔ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔ لیکن وہی پاک اور نورانی وجود جب مسند خلافت پر متمکن ہوا۔ تو وہی مولوی محمد علی صاحب جو آپ کے متعلق یہ رائے رکھتے تھے۔ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ مگر صداقت صداقت ہی ہے۔ اور جھوٹ جھوٹ۔ دشمن سے بھی خدا تعالےٰ نے اعتراف کرا لیا۔ کہ آپ ایک پاک اور نورانی وجود ہیں اور آپ میں دین کی ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا جوش خارق عادت طور پر موجزن ہے۔ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔

پس ان تمام حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے بلکہ مخالف کے کلام سے بھی صاف طور پر یہ نمایاں ہو رہا ہے۔ اور مخالف کو بھی اس کا اعتراف و اقرار ہے۔ کہ مصلح موعود کے عہد خلافت میں اسلام و احمدیت کثرت کے ساتھ پھیلے گی۔ اور جس نور کی تخم ریزی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث کئے گئے۔ وہ اکناف عالم میں پھیلے گا۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس بابرکت عہد میں یہ تمام پروگرام جس عظیم الشان رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ اور جس قسم کی مساعی جاری ہیں۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مصلح موعود ہونے پر شاہد ناطق ہیں۔

مصلح موعود کی زندگی کا پروگرام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں مصلح موعود کے کام اور اسکی زندگی کا پروگرام ان الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

"سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل و احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں۔ کرتا ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پس حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خلافت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم آپ کے مشن اور وہ کام جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا۔ فتح اور ظفر کی کلید قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر ان الفاظ میں ان کاموں کی تکمیل کے لئے اس پر سلام بھیجا گیا ہے۔ کہ "اے مظفر تجھ پر سلام"۔

موت کے پنجہ سے نجات پانا

مصلح موعود کی خلافت کے پروگرام میں سے ایک کام جو اس کی زندگی میں ہونا چاہیئے یہ ہے کہ:۔

"وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں"۔

یعنی وہ لوگ جو روحانیت کے لحاظ سے مردہ ہیں۔ انہیں اسلام کے حلقہ بگوش کر کے ان میں زندگی کی رُوح پھونکی جائے۔ چنانچہ آپ کے عہد مبارک میں جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ اور کئی گنا بڑھ گئی ہے۔

دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ

ایک اور کام مصلح موعود کے پروگرام

میں سے یہ بھی ہے۔ کہ "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"۔ چنانچہ آپ کی تفسیر القرآن اور کلمات طیبات سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ عظیم الشان طور پر لوگوں پر ظاہر ہو رہا ہے۔

خدا تعالےٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے

مصلح موعود کے متعلق یہ بھی الہام میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ نشان اس لئے ہوگا۔

"تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ الخ"

چنانچہ مصلح موعود کی خلافت کا غیر معمولی حالات میں قائم ہونا اللہ تعالےٰ کی قدرت نمائی کا زبردست ثبوت۔ مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورے ہونے اور اس کی خلافت کے غیر معمولی حالات میں قیام پر جوں جوں لوگ غور کرینگے۔ وہ یقین لائینگے۔ کہ اللہ تعالےٰ واقعی مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ اور خاص اپنی تجلی کے ذریعے آپ کی مدد کرتا ہے۔ پس مصلح موعود کا وجود اور اس کی خلافت کا سخت مخالفانہ حالات میں قائم ہونا جماعت کی بہت بڑی اکثریت کے لئے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر مزید ایمان اور یقین کا باعث ہوا۔ اور مجرموں کی راہ بھی ظاہر ہو گئی۔ اور جوں جوں لوگ اس نشان پر غور کریں گے ان پر مجرموں کی راہ ظاہر ہوتی جائیگی۔

پس یہ سب کچھ پورا ہوا۔ اور پورا ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جن حالات میں خلیفہ ہوئے وہ بھی عجیب قسم کے ہیں۔ آپ کی خلافت بڑی کشمکش میں قائم ہوئی۔ جماعت کے بڑے بڑے اور سربرآوردہ لوگ آپ کے مخالف تھے۔ اور جماعت میں یہ اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ آپ کی خلافت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس آڑے وقت میں اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کی تجلی کو ظاہر فرمایا۔ اور آپ کو ان غیر معمولی حالات میں خلیفہ بنا دیا۔ اور جماعت کی غیر معمولی اکثریت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اللہ تعالےٰ کی قدرت کی ایک عظیم الشان تجلی دیکھی۔

قرآن کریم کی خدمت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ قرآن کریم کی جو خدمت ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ حضور کی تفسیر سے جو تفسیر کبیر کے نام سے موسوم ہے۔ بخوبی لگایا جا سکتا ہے علاوہ ازیں قرآنی حقائق اور معارف کے بیان میں علمائے وقت کو تحدی سے دعوت دے کر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسیحی نفس ہونے میں اپنی مماثلت ثابت کر دی ہے۔ کہ حق اس سے زندہ ہو رہا ہے اور باطل مر رہا ہے۔

تفسیر نویسی کے لئے چیلنج

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام دنیا کے لوگوں کو چیلنج دیا تھا۔ کہ "اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں ...... بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو بھی دل کو پاک کر کے اور خدا اور اسکے رسول سے سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا۔ وہ بھی خدا تعالےٰ سے یہ نعمت پا لیگا۔ مگر یاد رکھو تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے"۔ (اربعین نمبر ۲) اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی آپؑ کے فرمودہ کے مطابق اور آپؑ کے رنگ میں رنگین ہونے کی وجہ سے کیونکہ مصلح موعود کا مسیحی نفس ہونا از روئے الہام ضروری ہے۔ تمام دنیا کے علماء اور دوسرے لوگوں کو چیلنج دیا۔ کہ میرے مقابل میں قرآن کریم کے کسی حصہ کی تفسیر لکھیں۔ اور آپ نے تحدی اور یقین کے ساتھ فرمایا کہ خدا تعالےٰ آپ کے مقابل میں مخالفوں کی قلموں کو توڑ دے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"میں ان مولویوں کو اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں اگر وہ آئے تو دیکھیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنےٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائینگی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائینگے۔ اور وہ کچھ نہیں لکھ سکینگے۔ اگر ان میں ہمت و جرأت ہے۔ تو مقابلہ پر آئیں"۔

آپ نے ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی بار اپنے مخالفوں کو اس مقابلہ کے لئے بلایا۔ مگر کوئی مرد میدان بنکر مقابل میں نہ آیا۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا:۔

"اب بھی میں نے چیلنج دیا۔ کہ قرعہ ڈال کر کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو۔ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کر لو۔ اور مجھے نہ بتاؤ۔ تو بھی میرے مقابل پر نہیں ٹھہر سکتے۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی"۔

لیکن جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کسی کو مقابلہ کی جرأت نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح آپ کے زمانہ میں بھی آج تک کسی شخص کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ مرد میدان بنے۔ اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یہ نشان نازل ہوا۔ اسی طرح آپ کے مثیل حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں بھی یہ نشان مخالفین کے حق میں ظاہر ہو کر اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے بروز آپ کے مثیل برحق اور آپ کے خلیفہ اور مصلح موعود ہیں۔ اور آج آپ کا الہام انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہے۔

مصلح موعود کا مثیل مسیح ہونا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلح موعود کو مسیح قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے ایک یقینی اور قطعی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اتریگا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کریگا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" (ازالۂ اوہام صہ ۱۵۹)

چنانچہ مظہر الحق والعلاء کا ظہور تو اسی وقت سے شروع ہو گیا۔ جس وقت سے آپ خلیفہ ہوئے۔ اس وقت عقائد کے بارہ میں غیر مبایعین نے جو اختلافی بحث اٹھائی۔ اور خطرناک فتنہ پیدا کیا۔ اس میں آپ کے زبردست دلائل کے ذریعہ شاندار کامیابی و کامرانی نے نہ صرف آپکی مظہر الحق (سچائی کا مظہر) ہونے کی شان کو ہی ظاہر کر دیا۔ بلکہ مظہر العلاء ہو کر یعنی اس سچائی کو جماعت کی غیر معمولی اکثریت کے دلوں میں راسخ کر کے آپ نے اپنے مظہر العلاء ہونے کا ثبوت بھی بہم پہونچا دیا۔ آپ کے مقابلہ میں آپ کے سب مخالفین ناکام و نامراد ہو گئے۔ اور فاتی اللہ بنیانھم فخر علیھم السقف من فوقھم (النحل ع ۴) کی آیت کے مطابق اللہ تعالےٰ انکی بنیادوں سے ان پر آیا۔ اور ان کی چھت کو گرایا۔ اور اس طرح دنیا نے کان اللہ نزل من السماء کا نشان مشاہدہ کیا۔ اور دشمن کی ہنسی بنائی عمارت خاک میں مل گئی۔ اور جماعت کی غیر معمولی اکثریت آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

(مرتبہ سید سجاد احمد)

دس مبلغین کی فوری ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی ممالک کے لئے دس مبلغین کا مطالبہ فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) میں تمام ایسے واقفین کو جنکو بلایا نہیں گیا۔ گو وہ اعلےٰ تعلیم نہ رکھتے ہوں۔ لیکن وہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ مبلغ کا کام سنبھال لیں گے۔ اس غرض کے لئے بلاتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ناموں سے ہمیں اطلاع دیں۔

(۲) اگر کوئی ایسے نوجوان ہوں۔ جو انٹرنس یا ایف۔اے پاس ہوں۔ لیکن وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ رکھتے ہوں۔ دینی امور سے واقفیت رکھتے ہوں تو ایسے نوجوانوں کو بھی فوراً باہر بھیجا جا سکتا ہے۔

(۳) یہ وقت ہے کہ جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کامیابی اور کامرانی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں احمدیت کے لئے مقدر ہے۔

(۴) ہماری جماعت میں (ابھی) بہت سے نوجوان ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف نہیں کیں۔ اگر وہ اپنی زندگیاں وقف کریں تو میرے نزدیک وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۵) کتنے افسوس کی بات ہوگی کہ تبلیغ اسلام کے لئے دس آدمیوں کی ضرورت ہو۔ اور وہ بھی پوری نہ ہو

(الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء) اسی طرح بیرون ہند کے مدرسین کی بھی ضرورت ہے۔ جو ٹرینڈ ہوں S.A.V. ہوں یا بی۔ٹی B.T ہوں یا ایف۔اے ہوں۔ تبلیغ کے علاوہ انتظامی کام سنبھال سکیں۔ (الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۴۶ء)

برطانیہ کو جنگ کے بعد غیر معمولی مشکلات کا سامنا

ملک میں معاشی و اقتصادی بدحالی

جنگ کے دوران میں جو تباہی و بربادی دنیا میں پھیلی اور پھیلتی جا رہی تھی۔ وہ نہایت بھیانک اور خوفناک تھی۔ لیکن جنگ کے بعد جس قدر مشکلات اور مصائب میں لوگ مبتلا ہیں۔ وہ بھی نہایت ہی المناک اور روح فرسا ہیں۔ وہ ممالک جنہیں شکست کھانی پڑی۔ ان کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ فاتح ممالک میں جو حالات درپیش ہیں وہ بھی لرزہ براندام کر دینے والے ہیں۔ ذیل میں آل انڈیا ریڈیو دہلی کی ایک نشری تقریر کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ جو ۱۳ر فروری کو میجر وڈرو وائٹ ایم۔ پی نے کی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب جنگ کے بعد انگلستان جیسے فاتح ملک کے لوگوں کو اس قدر مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہو رہا ہے۔ تو دوسرے ممالک اور خاص کر مفتوح ممالک میں کیا حال ہوگا۔ ان حالات کو پڑھ کر صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری دنیا کے لئے انذاری پیشگوئیاں زیادہ سے زیادہ وضاحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے زور آور حملوں میں روز بروز شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ کاش دنیا اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ اور اپنے خالق و مالک کی رضا حاصل کر کے اس کے غضب سے بچنے کی کوشش کرے۔

میجر صاحب موصوف نے تقریر کرتے ہوئے کہا انگلستان میں ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم دوسرے ملکوں کے باشندوں کے خاص کر دور افتادہ ممالک کے باشندوں کے جذبات اور احساسات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور برطانوی عوام غیر ممالک کی آواز کو حکومت تک پہنچا کر اس کی پالیسی تبدیل کروانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور اس وجہ سے ان کے مطالبات صدا بہ برخواست ثابت ہوتے ہیں۔ اس اعتراض اور شکایت کا جواب اصولی طور پر یہ دیا جا سکتا ہے۔ کہ برطانیہ کے لوگ آج کل اپنے گھریلو معاملات میں اس قدر الجھے ہوئے ہیں۔ اور اس قدر مصائب اور مشکلات کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کہ انہیں ان الجھنوں سے فراغت ہی نصیب نہیں۔ اور غیر معمولی معاشی مشکلات اس قسم کے معاملات میں دلچسپی لینے میں مانع ہیں۔ اور ان مصائب اور مشکلات کو ایک ایک کر کے دیکھا جائے۔ تو ممکن ہے یہ معمولی نظر آئیں۔ لیکن جب ان کو اجتماعی حیثیت سے دیکھا جائیگا۔ تو ان کی اہمیت بہت بڑھ جائے گی۔

برطانیہ نے جس شجاعت اور بہادری سے اس جنگ کو فتح کیا ہے۔ وہ قابل داد ہے۔ ہوائی حملوں کے غیر معمولی عذاب کو نہایت استقلال سے برداشت کیا گیا۔ اور جس طرح تن تنہا اور شجاعانہ ان مصائب کا مقابلہ کیا گیا۔ وہ روز روشن کی طرح واضح ہے۔ طبعی طور پر یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اب جبکہ جنگ ختم ہو گئی ہے۔ برطانیہ میں نہایت سرعت کے ساتھ وہی پہلی حالت عود کر آئی ہوگی۔ جو زمانہ جنگ سے پہلے تھی مگر واقعات بالکل برعکس ہیں۔ بلکہ پہلے سے مصائب بڑھ گئے ہیں۔ اور مشکلات دو چند ہو گئی ہیں۔ جنگ کے مہیب اثرات نہایت بھیانک منظر پیش کر رہے ہیں۔ جن میں برطانیہ کا ہر کہ و مہ مبتلا ہے۔

اشیاء کی قلت اور قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ

سارا انگلستان قحط الاشیاء کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے۔ وہ اشیاء جو زمانہ جنگ میں دیکھنے میں آتی تھیں۔ اب دکانوں سے مفقود ہیں۔ وہ سامان خورونوش جو کبھی بافراغت مل جاتا تھا۔ اب بصد مشکل دستیاب ہوتا ہے۔ معمولی معمولی اشیاء کے لئے غیر معمولی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اگر خوش قسمتی سے کوئی چیز میسر آ جائے۔ تو وہ اس قدر گراں ہوتی ہے۔ کہ اسے غرباء خرید ہی نہیں سکتے۔ کچھ عرصہ سے سگریٹوں کی ہی اس قدر قلت ہے۔ کہ وہ بسا اوقات کئی کئی روز تک بازار میں نہیں آتے۔ اور اگر ملتے بھی ہیں۔ تو ایک وقت میں صرف دس۔ اسی طرح دیا سلائیاں بھی اکثر مفقود ہی رہتی ہیں۔

یہ ان چیزوں کی حالت ہے۔ جن کی ہر شخص کو عموماً ضرورت رہتی ہے۔ اور وہ نہایت معمولی ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا لیں۔ کہ ملک میں دوسری اہم اور بڑی بڑی چیزوں کے لئے کس قدر تنگی وہ سے کام لینا پڑتا ہوگا۔ لحم خنزیر اور انڈے تو قریباً عام لوگوں کے دماغ سے محو ہو چکے ہیں۔ انڈوں کا راشن ہے اور مہینہ میں صرف ایک انڈا ملتا ہے۔ مکھن۔ دودھ۔ شکر اور دیگر تمام قسم کی غذاؤں کا بھی یہی حال ہے۔ جن کے لئے اہل برطانیہ مدت سے ترس رہے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کے نہ ملنے پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ چیزیں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اور جب تک خورونوش کا مسئلہ حل نہ ہو۔ اطمینان اور تسکین حاصل نہیں ہوتی۔ اور سنجیدگی سے کسی اہم مسئلہ کی طرف توجہ نہیں دی جا سکتی۔

راشن حاصل کرنے میں مشکلات

ایک خاتون کو جو اپنے کنبہ کے لئے خوراک حاصل کرتی ہے۔ ہر لقمہ کے لئے بسا اوقات گھنٹوں قطار میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ پھر کہیں مشکل سے قوت لایموت حاصل ہوتا ہے۔ اور اس قدر قلیل خوراک پر زندگی بسر کرنا معجزہ سے کم نہیں۔ کپڑے کے حاصل کرنے میں سخت مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ سال بھر کے لئے جو راشن ملتا ہے۔ وہ ناکافی ہوتا ہے۔ اور سال کا اکثر حصہ کپڑوں پر پیوند لگا لگا کر بسر کیا جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی راحتیں اور سہولتیں جو زندگی کو خوشگوار بناتی تھیں۔ اب بالکل ختم ہو گئی ہیں۔

ہندوستان ہی میں نے دکانوں میں ریشمی کپڑے جرابیں اور دیگر ریشمی اشیاء دیکھی ہیں۔ جن کو ہم انگلستان میں بالکل بھول گئے ہیں۔ ہندوستان میں ایسی ایسی مٹھائیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جن کو عرصہ سے ہمارے بچوں نے نہیں دیکھا۔ بیشک ہندوستان میں غرباء کی کثرت ہے۔ اور اکثر کو کافی خوراک نہیں ملتی۔ لیکن مجھے جن متعدد گھروں میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ ان میں دسترخوان پر اس قدر زیادہ مقدار میں کھانے چنے گئے۔ کہ انگلستان میں تو ان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

رہائش اور سفر کی مشکلات

ہماری آبادی کا بیشتر حصہ خانماں برباد ہے۔ ہوائی حملوں سے ان کے مکان راکھ سیاہ ہو گئے ہیں۔ ہزاروں اور لاکھوں بلند عمارتیں زمین سے پیوست ہو چکی ہیں۔ اور بری طرح شکستہ ہو گئی ہیں۔ اس وقت تک نہ تو ان کی مرمت ہو سکی ہے۔ اور نہ ہی نئے مکانات تعمیر ہو سکے ہیں۔ اندازہ ہے۔ کہ چالیس لاکھ نئے مکانات تعمیر کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس وقت چھوٹے چھوٹے کمروں میں جہاں ضروری سامان آرائش بھی نہیں بہت بڑے بڑے کنبے گذر اوقات کر رہے ہیں۔ لوگ اسباب کی طرح ان میں ٹھسے رہتے ہیں۔ بے شمار ایسی لڑکیاں ہیں۔ جنہوں نے زمانہ جنگ میں شادی کی۔ لیکن ابھی تک ان کی رہائش کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے۔ کہ ایک انسان کے لئے اس زمین میں سر چھپانے کی بھی جگہ نہ ہو۔ ایسا کوئی ٹھکانا نہ ہو جسے وہ اپنا گھر کہہ سکے۔ ایسے حالات میں انگلستان کا رہنے والا جس طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھتا ہے۔ اسے یہی معلوم ہوتا ہے کہ زندگی واقعی خارزار ہے۔

اقتصادی بدحالی

اس جنگ میں ہم بہت مفلس ہو گئے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ ہمارا شمار دنیا کی متمول ترین قوموں میں ہوتا تھا۔ اور دنیا کے بڑے بڑے ممالک ہمارے مقروض ہوتے تھے۔ لیکن آج ہمارا بال بال قرضہ میں جکڑا ہوا ہے۔ وہ سرمایہ جو ہم نے غیر ممالک میں لگایا ہوا تھا۔ اور جس کے نفع پر ہماری زندگی کا دارومدار تھا۔ ختم ہو گیا ہے۔ ہمارے کاروبار بند ہو گئے ہیں۔ اور اب ہمیں اشیاء درآمد کے لئے نقدی ادا کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے محفوظ ذخیرے ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔ اب ان ذخیروں کا کوئی حصہ ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ تجارت بھی ناکام ہو گئی ہے۔ ہم نے بے شک بہت بڑی مصیبتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ لیکن اس وقت ہم ضرور تھک کر نڈھال ہو چکے ہیں۔

بمباریوں کی مصیبت

جن لوگوں نے جنگ میں ہوائی حملہ کے زمانہ میں کارخانوں اور دفتروں میں زائد کام کیا ان کی صحتیں بگڑ چکی ہیں۔ اور اعصابی بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ بندرگاہوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی بھی یہی حالت ہے۔ ریلوں، بسوں، اور لاریوں کے ڈرائیوروں کا بھی یہی حال ہے۔ یہ لوگ چھٹی ملنے کے خواہشمند ہیں لیکن نہیں ملتی۔ ممکن ہے۔ ان میں سے بعض نے کچھ روپیہ کمایا ہو۔ اور تفریح گاہوں میں جانا چاہیں۔ مگر وہ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے۔ کہ وہاں سناٹا چھایا ہوا ہے۔ لوڈنگ ہوس، کلب ہوٹل اور تفریح گاہیں فوجی کاموں کے لئے وقف ہیں۔ ساحلی علاقوں پر فوجیں نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ وہاں فوجی کام ہو رہے ہیں۔ اور انہیں خاردار تاروں سے گھیر دیا گیا ہے ٹرینیں بھی بہت کم ہو گئی ہیں۔ اس لئے ان سیرگاہوں تک پہنچنا سخت مشکل ہے۔ اکثر ٹرینیں یا تو سمندر پار بھیج دی گئی ہیں۔ یا تباہ ہو گئی ہیں۔ اب جبکہ انگریز بھی جنگ سے سخت اکتا گئے تھے۔ اور حقیقی تسکین اور امن کے خواہاں تھے۔ ان مصائب نے جو جنگ سے بھی بڑھ کر ہیں۔ زندگی تلخ کر دی ہے جہاز تباہ ہو جانے کی وجہ سے سفر ناممکن سا بنا ہوا ہے۔ جنگ کی تباہ کاریوں سے جو جہاز محفوظ رہے۔ ان کو خوراک لانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور اس طرح عرصہ سے باوجود شدید خواہش کے افراد ان تک پہنچنا محال ہے۔

میرے خیال میں میں نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اب جبکہ برطانیہ اس قدر زیادہ اپنے معاملات میں الجھا ہوا ہے دوسری قوموں کے معاملات میں زیادہ دلچسپی نہیں لے سکتا۔ اس وقت ساری دنیا امن و امان کی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے۔ اور پرسکون زندگی کی خواہاں ہے۔ اور ہم بھی دنیا میں امن اور سکون قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن دوسرے کے امن کا بھی خیال آ سکتا ہے جب خود امن حاصل ہو۔ نپولین نے ہمیں بنیوں کی قوم کہہ کر پکارا ہے۔ ایک لحاظ سے اس کا کہنا ٹھیک بھی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں پرسکون طریق پر تجارت کریں۔ عام طور پر کسی انگریز کی بھی یہ خواہش نہیں ہے۔ کہ وہ دوسری قوموں پر اقتدار قائم کرے۔ بلکہ وہ سب سے دوستانہ برتاؤ رکھنا چاہتا ہے۔ جب ہندوستان کا خیال کرتا ہے۔ تو افسوس ہونے لگتا ہے۔ کہ اب ہندوستان اس کے ساتھ پہلی سی ملاطفت اور ہمدردی کا سلوک روا نہیں رکھتا۔ جس کی وجہ سے دوستی میں فرق آ رہا ہے۔ مگر برطانیہ ہندوستان سے بدستور دوستی قائم رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ دوستی کا قائم نہ رہنا اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اور ہندوستان ہی ایسا ملک ہے جس سے وقت پر کام آنے کی توقع ہے

لہذا حکومت نہایت نیک نیتی اور دانشمندی سے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ کہ اس کی دوستی کو بحال رکھا جائے۔

(منیر احمد منیبؔ)

امتحان شہادت القرآن —— زیر انتظام لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "شہادت القرآن" کا امتحان ۱۴ اپریل بروز اتوار ہوگا۔ بہنوں کو چاہیئے کہ کثرت سے امتحان میں شامل ہوں۔ امتحان میں شامل ہونے والی بہنیں اپنے نام جلد از جلد دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوا دیں۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

تردید کفارہ از روئے عقلی دلائل

عیسائیوں کے تمام عقائد ہی ایسے ہیں۔ جن کی تائید میں وہ کوئی عقلی دلیل پیش نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ عقائد کہ بائیبل سے مستنبط ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر الوہیت مسیح کا ہی مسئلہ ہے عقلی طور پر کوئی دلیل اس کے متعلق پیش نہیں کر سکتے۔ کہ باوجود تین خدا ہونے کے پھر وہ ایک کس طرح ہے۔ اور عہد نامہ قدیم سے بھی اس پر کوئی دلیل نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ کبھی کسی یہودی کا یہ عقیدہ نہیں ہوا کہ ایک مسیح آنے والا ہے۔ جو الوہیت کا مدعی ہوگا اور اس میں خدائی صفات پائی جائیں گی۔ یہی حال کفارہ کے مسئلہ کا ہے۔ جو کہ بالبداہت باطل اور خلاف عقل ہے۔ نہ یہ نقلی دلائل سے ثابت ہے اور نہ عقلی دلائل سے۔

کفارہ کی بنا عیسائیوں نے اس قیاس پر رکھی ہے۔ کہ انسان پیدائشی طور پر گنہگار ہے۔ کیونکہ آدم اور حوا نے گناہ کیا۔ ان کا یہ گناہ ورثۃً ان کی اولاد میں چلا آتا ہے۔ اس لئے ہر انسان پیدائشی طور پر گنہگار ہوا۔ اور یہ کہ خدا عادل بھی ہے اور رحیم بھی۔ اس کا عدل تقاضا کرتا ہے۔ کہ گنہگاروں کو بغیر سزا نہ چھوڑے۔ مگر اس کا رحم تقاضا کرتا ہے۔ کہ بندوں کو بخشا بھی جائے۔ اس لئے خدا نے نعوذ باللہ اسی ضرورت کے ماتحت اپنے بیٹے کو مسیح کی صورت میں بھیجا۔ تا وہ تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو کر قربان ہو جائے۔ اور لوگوں کو گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ یہ وہ اصل ہے۔ جو عیسائی کفارہ کی ضرورت اور تائید میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر عقل کی رو سے اس پر بحث کی جائے تو یہ بناء الفاسد علی الفاسد کا مصداق ہے۔

(۱)

بائیبل کے رو سے آدم سے زیادہ گنہگار حوا تھیں۔ بلکہ دراصل گناہ کی موجب وہی تھیں۔ بموجب پیدائش ۳۔ اس لئے جو صرف عورت سے پیدا ہوا وہ دوسروں سے زیادہ گنہگار ہوا پھر قربانی کے لائق کیسے ٹھہرا۔ پس حضرت مسیح چونکہ بن باپ پیدا ہوئے۔ اس لئے وہ دوسروں کے لئے کفارہ نہیں ہو سکتے۔

(۲)

دراصل ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی صفات عدل اور رحم کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ یہ دونوں صفات آپس میں ٹکراتی نہیں۔ عدل کہتے ہیں کسی کا حق نہ مارنا۔ مثلاً ایک مزدور کو ایک روپیہ مزدوری کی بجائے دو روپے دے دیئے جائیں۔ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے عدل کے خلاف کام کیا۔ کہ مزدوری بجائے ایک روپیہ کے دو دے دیئے۔ ہاں اگر ایک روپیہ کی بجائے مزدور کو آٹھ آنے دیئے جائیں۔ تو یہ خلاف عدل ہوگا۔ اسی طرح گناہ معاف کرنا عدل کے خلاف نہیں۔ بلکہ گناہ سے بڑھ کر سزا دینا عدل کے خلاف ہے۔ مگر یہ اچھا عدل ہے۔ کہ تمام گنہگاروں کو چھوڑ دیا جائے۔ اور ان کے بدلے ایک بے گناہ کو سزا دے دی جائے۔ یہ تو اندھیر نگری والی مثال ہے۔

(۳)

اگر کفارہ صحیح ہوتا۔ تو چاہیئے تھا کہ مسیح آتے ہی کفارہ ہو جاتے۔ اور خوشی سے صلیب پر مارے جانا قبول کرتے۔ اور خود ہی اپنے آپ کو یہودیوں کے سپرد کر دیتے۔ لیکن معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے یہودیوں نے انکو پکڑنے میں بہت جدوجہد کی۔ علاوہ دیگر تدابیر کے انکے ایک شاگرد یہودا اسکریوطی کو تیس روپے بطور رشوت بھی دینے پڑے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خود حضرت مسیح ساری رات دعا کرتے رہے کہ خدایا یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے (متی ۲۶) انکو اس قدر قلق تھا کہ انکا پسینہ خون ہو کر بہنے لگا۔ اور شاگردوں کو بھی تلقین کرتے تھے کہ اٹھو اور دعائیں کرو۔ اور آخری وقت بڑی حسرت سے ایلی ایلی لما سبقتنی کہا (متی ۲۷) معلوم ہوا کہ حضرت مسیح خوشی سے صلیب پر نہیں چڑھے بلکہ بزور ان کو چڑھایا گیا تو پھر کفارہ کیونکر ہوا

(۴)

اگر کفارہ صحیح ہے۔ تو اس صورت میں تمام یہودی اور یہودا اسکریوطی قابل صد آفرین ہیں۔ جنہوں نے کفارہ ادا کر دیا۔ حالانکہ تمام عیسائی متفقہ طور پر انکو برا یقین کرتے ہیں۔

(۵)

جب حضرت مسیح نے سب لوگوں کے گناہ اٹھا لئے تو وہ گویا اول نمبر کے گنہگار بن گئے اور محتاج ہو گئے کسی منجی کے جو ان کو آ کر نجات دے کیونکہ منجی کے بغیر نجات عیسائیوں کے نزدیک ناممکن ہے

پس وہ بھی محتاج کفارہ ہوگئے۔ ان کا کفارہ کون ہوا۔

۶

جب ایک گنہگار اپنے گناہوں کے سبب جہنم ابدی میں رہے گا۔ تو کیا حال ہوگا اس ہستی کا جس کے ذمہ تمام دنیا کے گناہ ڈال دیئے گئے۔

۷

کفارہ ماننے سے دنیا میں گناہوں کی کثرت کا ہونا لقینی ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو اس بات پر یقین ہوگا۔ کہ جو دل میں آئے کرو سزا تو ہوگی نہیں۔ اس خیال سے جرائم کی کثرت ہو جائیگی۔ اور یہ کوئی خیالی بات نہیں۔ بلکہ واقع میں مسیح کے بعد کفارہ کی آزادانہ تعلیم کے نتیجہ میں عیسائیوں میں خطرناک طور پر گناہ گاری شروع ہوگئی۔ چنانچہ اس عقیدہ کا بانی پولوس عیسائیوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے "یہاں تک سننے میں آیا ہے۔ کہ تم میں حرامکاری ہوتی ہے۔ بلکہ ایسی حرامکاری جو غیر قوموں میں بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ تم میں سے ایک شخص اپنے باپ کی بیوی کو رکھتا ہے۔ اور تم افسوس تو کرتے نہیں۔ تاکہ جس نے یہ کام کیا ہو تم میں سے نکالا جائے بلکہ شیخیاں مارتے ہو۔"

(کرنتھیوں ۵/۱)

۸

یسوع مسیح تو صرف بنی اسرائیل کی طرف آیا تھا۔ جیسا کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متی ۱۵/۲۴) اور اپنے شاگردوں کو تلقین کی جب کہ وہ تبلیغ کے لئے باہر جا رہے تھے۔ کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا (متی ۱۰/۵) پس جب کہ یسوع مسیح صرف بنی اسرائیل کے لئے تھے۔ تو پھر دوسرے لوگوں کا کفارہ کیسے ہوئے۔ اگر نہیں ہوئے۔ تو ان کی نجات کا خدا تعالیٰ نے کیا سامان کیا

(۹)

کفارہ ماننے سے اعمال کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ مجرد ایمان بالکفارہ ہی کافی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کفارہ کے موجد پولوس نے شریعت کو لعنت قرار دیا

(۱۰)

دنیا میں یہ مانا ہوا اصل ہے۔ کہ چھوٹی چیز بڑی چیز پر قربان کی جاتی ہے۔ لیکن یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ بڑی چیز یعنی ابن اللہ چھوٹی چیز یعنی گنہگار عیسائیوں کیلئے قربان ہوا۔ غرض ہر پہلو سے کفارہ سراسر غلط عقیدہ ثابت ہے۔

(خاکسار محمد افضل قریشی)

فوری ضرورت

نظارت امور عامہ میں ایک معاون ناظر امور عامہ کی آسامی کی جگہ خالی ہے جس کو پر کرنے کے لئے ایک گریجوایٹ کی ضرورت ہے اس اسامی کا گریڈ ۱۳۰-۶-۱۰۰ ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ بعد تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ جماعت نظارت ہذا میں فوراً بھجوا دیں۔

فوری ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو چند کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ اسامیاں مستقل ہیں۔ امیدوار محنتی۔ مستعد اور دیانتدار ہو۔ خوشخط ہونا ضروری ہے میٹرک پاس کو ترجیح دیجائیگی۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند احباب کے لئے یہ بہترین موقع ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ خاکسار کے نام جلد از جلد آنی چاہئیں (عباس احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے دریغ نہ کریں

"یاد رکھو۔ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی مشکل میں ہی کیوں نہ پیش ہو۔" ہر وہ احمدی جو تحریک جدید کے گیارہویں سال میں حصہ لے چکا ہے۔ خواہ اس نے وعدہ ادا کر دیا ہے۔ یا ابھی قابل ادا ہے۔ بس بارہویں سال میں اضافہ سے حصہ لیتے ہوئے جلد سے جلد اپنا وعدہ حضور کے پیش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وعدوں کا وقت ختم ہونے کے قریب آگیا۔ وہ احباب جنہوں نے دس سال تو پورے ادا کر دیئے ہیں۔ مگر گیارہویں سال میں حصہ نہیں لیا تھا۔ انہیں بھی چاہیئے کہ وہ بھی اب جہاں بارہویں سال کا وعدہ کرکے اس جہاد میں شامل ہوں۔ وہاں گیارہویں سال کا بھی وعدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق بخشے۔ کہ وہ بھی انیس سال تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرتے جائیں۔ پس ہر جماعت کا سیکرٹری اور دوسرے عہدہ دار بارہویں سال کا وعدہ جلد از جلد حضور کے پیش فرمائیں۔

دفتر اول کے مجاہدوں کا ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ ہر مجاہد اپنی جگہ کم سے کم دفتر دوم کا ایک مجاہد پیش کرے۔ جو دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہو [illegible] تا ان کا روحانی سلسلہ جاری رہے۔ دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے یہ رعایت ہے۔ کہ اگر کوئی ایک ماہ کی پوری ماہوار آمد نہیں دے سکتا۔ تو اپنی آمد کا ۳/۴ حصہ یا کم سے کم ۱/۲ حصہ دے کر شامل ہو جائے۔ پس دفتر دوم کے مجاہدوں کی فہرستیں بھی ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام (ملک برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج اور ہماری جماعت کا مقصد اول

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء میں احمدیہ کالج اور سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "ہماری جماعت کا مقصد اول یہ ہے۔ کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی حکومت دنیا میں قائم کرے۔ اور یورپ کے فلسفہ کا جھوٹا ہونا ثابت کرے" نیز فرمایا تھا کہ "درحقیقت ہمارا کالج دنیا کی ان زہروں کے مقابلہ میں ایک تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ جو دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف قوموں میں سائنس اور فلسفہ اور دوسرے علوم کے ذریعہ پھیلائی جا رہی ہیں" پس اس عظیم الشان مقصد کے پیش نظر ہر مخلص احمدی کی غیرت ایمانی کا یہی تقاضا ہے۔ کہ وہ بلا تامل اپنی استطاعت کے مطابق تحریک چندہ کالج میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر اس دینی جہاد میں شامل ہو جائے۔ جو دجالی فتنہ کو مٹانے اور دہریت کو دنیا سے دور کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ باوجود حضور کے مفصل خطبات اور متواتر اعلانات اور دفتر ہذا سے متعدد چٹھیات بھیجے جانے کے اکثر احباب نے ابھی تک اس تحریک میں چندہ دینے کا وعدہ نہیں کیا۔ اور کئی ایک اصحاب نے وعدے تو کئے ہیں لیکن ادائیگی کی فکر نہیں کی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دو لاکھ کی رقم جس کا حضور نے اپنے خطبہ میں مطالبہ فرمایا تھا۔ ابھی تک پوری نہیں ہو سکی۔ لہذا پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ احباب بہت جلد اس تحریک میں حصہ لے کر اپنی اہم ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کریں گے۔

(ناظر بیت المال)

اعانت الفضل

پیر عبدالقدوس صاحب اوورسیئر سرسہ ضلع حصار نے اپنے لڑکے پیرزادہ عبدالسلام صاحب تاج بی۔ ایس سی کے ہاں لڑکا پیدا ہونیکی خوشی میں ایک غیر احمدی کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مینیجر

لدھیانہ میں احرار کی عبرتناک درگت

جماعت احمدیہ کے خلاف ۱۹۳۵ء کی احرار ایجی ٹیشن میں دنیا نے احرار اور ان کے لیڈروں کی گیدڑ بھبکیوں کو اچھی طرح سنا۔ انہوں نے زبردستی کے پس پردہ مخالفت کا وہ طوفان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کھڑا کیا۔ جس کے پیش نظر دنیا کو یقین دلانا مشکل تھا۔ کہ احمدی جماعت محفوظ رہے گی۔ لیکن حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں۔ اور آج تک بڑی آب وتاب سے یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوتی آرہی ہے۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کے بعد سے عام مسلمانانِ ہند کی نظروں سے جس بُری طرح احراری گرے۔ وہ خود ایک داستانِ عبرت ہے۔ اسی طرح موجودہ الیکشن میں احرار نے مذہب کی آڑ لیکر ہر چند مسلم لیگ کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن و پروپیگنڈا کیا۔ لیکن جو گروہ خدا تعالےٰ کی نظروں سے گر چکا ہو۔ اس کو کامیابی اور عزت کا مقام ملنا محال ہوتا ہے۔ لدھیانہ میں خصوصیت سے ہر قسم کی شرارتوں سے احرار نے کام لیا۔ تا کسی طرح لیگ کے خلاف بد اعتمادی کی لہر پیدا کریں۔ لیکن مسلمانوں میں یہ اتنے ذلیل و رسوا ہو چکے ہیں۔ کہ اب ان کا کھڑے رہنا بھی ناممکن ہے۔

تمام پنجاب میں جس بُری طرح گروہ احرار خائب و خاسر ہوا۔ وہ اہل بصیرت کے لئے ایک داستانِ عبرت ہے۔ ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء کا دن لدھیانہ ریلوے سٹیشن کے لحاظ سے یادگار رہے گا۔ سابق صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن کو جو اپنے آپ کو لدھیانہ کا واحد اجارہ دار سمجھتے تھے۔ ہماری آنکھوں نے دیکھا۔ کہ ہزیمت خوردہ احراری صدر صاحب لدھیانہ ریلوے سٹیشن پر مسلمانوں سے منہ چھپاتے پھرتے تھے۔ کلکتہ میل سے یہ صاحب لاہور جا رہے تھے۔ ادھر اسی گاڑی پر ہزارہا مسلمان مسلم لیگ کے کامیاب امیدوار سردار شوکت حیات خاں صاحب و چودھری محمد حسن صاحب کے استقبال کے لئے جوق درجوق پہنچ گئے تھے۔ مسلم لیگ کے جھنڈوں اور نعروں سے سٹیشن کا نظارہ قابل دید تھا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی سٹیشن پر موجودگی کا پتہ لگتے ہی چند نوجوانوں نے ان کا پیچھا کیا۔ ایک نوجوان نے کہا۔ مولوی صاحب! آج تم بھی ہار پہنو۔ اور "احرار مردہ باد"۔ "مولوی حبیب الرحمٰن مردہ باد" کا متفقہ نعرہ لگایا گیا مگر کبھی صدر احرار ایک کونے پر جاتے کبھی دوسرے کونے میں دبکتے پھرتے۔ ایک شخص نے بلند آواز سے نعروں کے درمیان نظم پڑھی۔ جس میں احراری لاری کے پنکچر ہونے کا ذکر تھا۔ علانیہ لوگ احرار اور صدر احرار پر آوازے کس رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ انہوں نے مسلم مفاد کے خلاف غداری کی ہے۔ غرضیکہ وہ شخص جو بزعم خود "فاتح قادیان" بنا پھرتا تھا۔ اپنے شہر میں اس بُری طرح ذلیل و رسوا ہوا۔ کہ دیکھ کر عبرت آتی تھی۔

اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی پورا ہوا۔ کہ انی مھین من اراد اھانتک۔ مولوی حبیب الرحمٰن سابق صدر احرار نے حضرت اقدس کی شان میں جو دریدہ دہنی کی ہے۔ اس سے بدرجہا زیادہ خدا تعالےٰ نے اس شخص کو ذلیل و خوار کیا۔ بعض لوگ "غدار قوم" کہہ کر پکار رہے تھے۔ کہ یہ حشر ہوتا ہے غداروں کا۔ بحیثیت انسان مجھے صدر احرار کی حالت دیکھ کر رونا آتا تھا۔ کاش یہ لوگ سمجھیں اور حق کی مخالفت کرنے کی بجائے صداقت کے قائل ہوں۔

(خاکسار سید محمد عبد الرحیم از لدھیانہ)

پتہ مطلوب ہے

(۱) لیفٹیننٹ خلیل الرحمٰن صاحب کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اور اگر خود لیفٹیننٹ صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنا ایڈریس نظارت کو بھیج دیں۔

(۲) کپتان خان منظور احمد صاحب O.C 138 M.C.O. Party Grode (I. Rly بمبئی) کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو اسکی اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اگر خود کپتان صاحب اس اعلان کو دیکھیں تو اپنے ایڈریس کی اطلاع بھجیدیں۔ (ناظر بیت المال)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی مذہبی و سیاسی ناکامی

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مذہبی لحاظ سے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ تاکہ لوگ اس سلسلہ کو قبول نہ کریں۔ مگر ان کی ان تمام کوششوں کا نتیجہ وہی نکلا۔ جو خداوند عالم نے صادق مدعی کے منکرین اور مکذبین کا بتلا رکھا ہے۔ (انہ لا یفلح الظالمون (انعام ۲۲) کہ مکذبین ظالم ہی نہیں۔ اظلم ہیں۔ اس لئے ان کو خدا تعالیٰ کامیابی و کامرانی ہرگز نہیں دیتا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری خود اقراری ہیں کہ "میں تو بحکم حدیث عدّ نفسک من اصحاب القبور قبر میں ہوں۔"

(اہلحدیث ۱۵ فروری ۱۹۴۵ء)

گویا خدا نے ان کو لمبی عمر دیکر "قبر میں" بھی اس امر کی حجت پوری کردی۔ کہ وہ اپنی منہ مانگی بدعا کے مطابق "جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان" لوگوں میں سے ہیں۔ جن کو خدا "لمبی عمریں دیا کرتا ہے"۔ "تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں"۔ (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناء اللہ کی عمر بھر کی کوششوں کی یہ ناکامی صرف جماعت احمدیہ کے نزدیک ہی ناکامی و نامرادی نہیں۔ ان کے اپنے بھی انکی اس نامرادی کا اظہار کر چکے ہیں۔ چنانچہ سید حبیب صاحب مدیر "سیاست" لاہور لکھ چکے ہیں:۔

"مولٰنا ثناء اللہ صاحب مرزائیوں کی مخالفت کے لئے ایک غیر معمولی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ قادیانی تحریک کی بیخ کنی کی کوشش میں گزرا ہے۔ لیکن یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اعداد و شمار کی بنا پر مولٰنا قادیانی صفوں کو درہم برہم کرنے اور قادیانیوں کو اپنے عقائد سے برگشتہ کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں؟......

تاہم ایک آنے کی چیز کے تین آنے دام رکھنا تبارہا ہے۔ کہ خدمت دین کے وقت بھی ہمارے مولانا مفادِ دنیا سے بے پرواہ نہیں ہوتے"۔ (اخبار سیاست ۱۳ دسمبر ۱۹۲۶ء)

مولوی ثناء اللہ جیسے لوگوں کے حق میں یہی فرمان خداوندی ہے۔ کہ :۔ اولٓئک الذین اشتروا الضللۃ بالھدیٰ فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین (البقرہ ۱۶) ان لوگوں نے ہدایت کی بجائے گمراہی کو اختیار کرلیا۔ مگر اس سودا نے ان کو کوئی نفع نہ دیا۔ اور نہ ہی اپنی اس ناکامی و نامرادی اور خسارہ کو دیکھنے کے باوجود انہوں نے اس طریق کو چھوڑا۔ کہ ہدایت پا سکے۔

مولوی ثناء اللہ مذہبی میدان کے علاوہ کبھی کبھی سیاسی جولانگاہ میں بھی قدم رکھ لیا کرتے ہیں۔ مگر اس سیاسی کارروائی کا حشر و نتیجہ بھی اس خط سے ظاہر ہے۔ جو بقول مولوی ثناء اللہ صاحب ان کے "ایک عزیز ترین دوست" نے ان کو لکھا صاحب موصوف نے مولوی صاحب کو مخاطب کرکے لکھا:۔

"آپ کی سیاسی پالیسی جماعت اہلحدیث کو من حیث الجماعت قعر ذلت اور تباہی میں ڈالے جا رہی ہے۔ آپ سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ کس جماعت کو ووٹ دیا جائے؟ آپ نہ تو اسے یہ اجازت دیتے ہیں۔ کہ تمہارا دل جس سے مطمئن ہو۔ اسے ووٹ دو۔ نہ صاف طور سے یہ لکھتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کو ووٹ دو۔ بلکہ بھول بھلیوں میں ڈالتے ہیں"۔ (اہلحدیث ۸ فروری ۱۹۴۶ء)

ناظرین! غور کریں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ مکذب علماء ہی وہ علماء تو نہیں جن کے بارہ میں باری تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ اضلوا کثیرا و ضلوا عن سواء السبیل (مائدہ ۷۸) کہ انہوں نے نہ صرف بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ بلکہ وہ خود بھی ہدایت اور صراط مستقیم سے گمراہ ہیں۔ کاش مولوی ثناء اللہ امرتسری سوچیں اور اپنی عمر کے ان آخری دنوں میں اپنی دینی و دنیوی ناکامی سے عبرت حاصل کریں۔ لمبی عمر پانے پر اگر وہ اب بھی اصلاح حال کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو آج تک انہوں نے حق و صداقت کے مقابلہ میں جو کچھ کیا۔ اس کا کوئی اثر باقی نہ رہے گا۔ اور وہ نہایت شاندار انجام کو پہنچ جائیں گے۔ ورنہ وہ جانیں اور ان کا کام۔

(خاکسار سید احمد علی مبلغ از کراچی)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۵ فروری۔ ہنگاموں کے دوران میں جو مقامات لوٹ مار کا شکار ہوئے ان میں نو بینک۔ تیس دکانیں بزازی اور غلے کے ۲۲ سرکاری گدام۔ دس ڈاکخانے اور دس تھانے بھی شامل ہیں۔ اب تک ڈیڑھ سو مظاہرین گرفتار ہو چکے ہیں۔ ان کے قبضہ سے لوٹے ہوئے زیورات اور سرکاری اناج بھی برآمد ہوا ہے۔

بنکاک ۲۴ فروری۔ چار ہزار جاپانی سویلین نظربندوں میں سے چھ سو نے حکومت سے استدعا کی ہے۔ کہ جاپان میں ہمارے گھر تباہ ہو چکے ہیں۔ اب ہمیں سیام میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ ان میں سے اکثر ڈاکٹر صناع اور تاجر ہیں۔

لاہور ۲۵ فروری۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر نے صوبہ کے تمام مسلم لیگوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے الیکشنوں میں مسلم لیگ کو جو فتح حاصل ہوئی ہے۔ اس کے سلسلے میں جمعہ یکم مارچ کو یوم فتح منائیں۔

کلکتہ ۲۵ فروری مسٹر محمد علی جناح نے بیس ہزار روپے کی اس تھیلی کی پیشکش منظور کر لی ہے۔ جو آسام کے دورے سے واپسی پر بنگال کی مسلم خواتین کی طرف سے ان کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔

منیلا ۲۳ فروری۔ ملایا کا چیتا جنرل یاماشیٹا جسے جنگی مجرم کی حیثیت میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ آج تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

کلکتہ ۲۵ فروری۔ صدر مارواڑی چیمبر آف کامرس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ کلکتہ کسٹم ہوس کے اعداد و شمار کے مطابق ماہ مئی سے ماہ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک کلکتہ بندرگاہ سے غیر ممالک کو ۷۰ لاکھ من چاول برآمد کیا گیا۔ اس چاول کی قیمت ۲ کروڑ ۴۷ لاکھ روپیہ تھی

لنڈن ۲۵ فروری۔ ہفتہ کے روز روس کے بڑے شہروں میں سرخ فوج کی ۲۸ ویں سالگرہ منائی گئی۔ شام کے سات بجے توپوں سے گولے چھوڑے گئے۔ عام جلسے ہوئے۔ اور نشرگاہوں سے تقریریں کی گئیں۔ مقررین نے سرخ فوج کو خراج تحسین ادا کیا۔

لاہور ۲۵ فروری۔ سونا ۰-۸-۸۷ روپے چاندی ۰-۳-۱۴۱ روپے پونڈ ۰-۰-۶۱ امرتسر سونا ۴-۰-۹۰ روپے۔

لاہور ۲۵ فروری۔ مسٹر محمد علی جناح نے نواب ممدوٹ صدر صوبہ مسلم لیگ کو پنجاب کے انتخابات میں کامیابی پر مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔ "دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ پنجاب کے مسلمانوں نے واضح کر دیا ہے۔ کہ پنجاب پاکستان کا سنگ بنیاد ہے۔ ساری مشکلات کے باوجود نوے فی صدی کامیابی ایک شاندار کارنامہ ہے۔ جس پر آپ اور تمام مسلمانان ہند فخر کر سکتے ہیں۔ براہ کرم ان مسلمانوں تک جنہوں نے لیگ کے امیدواروں کی امداد کی۔ اور انہیں ووٹ دیئے۔ میرا شکریہ پہنچا دیجئے۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ برطانوی وزیر متعینہ قاہرہ نے حکومت مصر کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اینگلو مصری معاہدہ کی تجدید کا کام اس وقت تک شروع نہ کیا جائے گا۔ جب تک مصر میں امن و امان قائم نہیں کیا جاتا۔

لنڈن ۲۵ فروری۔ ہندوستانی فوڈ وفد کے ارکان کا کہنا ہے۔ کہ اگر مئی تک ہندوستان کو اناج نہ بھیجا گیا۔ تو وزراء کے وفد کی روانگی ہند بے سود ثابت ہوگی۔ فوڈ وفد کے صدر مسٹر راما سوامی مدالیار نے وزیر اعظم انگلستان کو بتایا۔ کہ ہم سامان عیش و نشاط کے متمنی نہیں۔ بلکہ ہمیں اناج درکار ہے۔ تا کہ کروڑوں ہندوستانی پیٹ بھر سکیں۔ اور رابطہ جسم و روح قائم رکھ سکیں۔

امرتسر ۲۵ فروری۔ پنجاب اسمبلی کے جو سکھ ارکان پنتھ ٹکٹ پر کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے اتفاق آراء سے سردار بلدیو سنگھ کو اکالی پارٹی کا لیڈر منتخب کیا ہے۔

دہلی ۲۵ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں کانگرس پارٹی کی طرف سے تین تحاریک تخفیف پیش کی گئیں۔ جو منظور ہو گئیں۔ لیبر ممبر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ کوئلے کی کانوں میں عورتوں کو ملازمت دینے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔

واشنگٹن ۲۵ فروری۔ امریکہ کے قدیم سپاہیوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ آئندہ دس سال تک انگریزوں اور دوسری یورپین اقوام کو امریکہ میں داخلے کی اجازت نہ دی جائے۔ تا کہ ملک میں بے کاری کا سدباب ہو سکے۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ برطانوی پارلیمانی وفد جو ابھی ابھی ہندوستان سے واپس گیا ہے کے چار ممبر انڈیا لیگ کے جلسہ میں ۴ مارچ کو تقاریر کریں گے۔

رنگون ۲۶ فروری۔ رنگون میں ۱۵ سو سپاہیوں نے ہفتہ سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ہمیں رہائش کی آسانیاں دی جائیں۔

بمبئی ۲۶ فروری۔ بمبئی میں اب امن ہے۔ کارخانے چلنے شروع ہو گئے ہیں۔ جہازیوں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ سڑکوں پر سے ملبہ وغیرہ ہٹایا جا رہا ہے۔ عام آمد و رفت بھی شروع ہو رہی ہے۔ پنڈت نہرو اور سردار پٹیل نے آج سارے شہر کا دورہ کیا۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ کل وزیر ہند نے ایک تقریر میں بتایا۔ کہ ہم نے ہندوستان سے آزادی کا جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کریں گے۔

دہلی ۲۶ فروری۔ حکومت ہند نے نئے سال سے دہلی یونیورسٹی میں روسی زبان کا ایک ڈیپارٹمنٹ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں سکولوں کے طلباء کے علاوہ عام لوگ اور سرکاری ملازم بھی تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

دہلی ۲۶ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پیپر کنٹرولر کا دفتر اس مہینہ کے آخر میں بند کر دیا جائے گا۔

لاہور ۲۶ فروری۔ سر فیروز خاں نون پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کی لیڈری سے نواب ممدوٹ کے حق میں دست بردار ہو گئے ہیں۔ آج یونینسٹ پارٹی نے ملک خضر حیات خاں کو اسمبلی میں اپنا لیڈر منتخب کر لیا۔ آج کانگرس پارٹی کے اسمبلی کے ممبروں کا بھی ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تشکیل وزارت کے متعلق بحث و تمحیص کی گئی۔

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ آج تیسرے پہر فوجی عدالت نے آزاد ہند فوج کے کیپٹن برہان الدین (دلوچ رجمنٹ) کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے بتایا۔ کہ ان پر بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے۔ قتل اور ایذا دہی کے الزامات ہیں عدالت نے قتل کے الزام سے ان کو بری کر دیا ہے۔ اور باقی الزاموں کی تصدیق کرتے ہوئے عمر قید۔ تنخواہ ضبط اور نوکری سے برطرف کرنے کی سزا دی ہے۔ مگر ساتھ ہی کمانڈر انچیف سے رحم کی درخواست کی ہے۔ کمانڈر انچیف نے قید کی سزا میں تخفیف کر کے سات سال کر دی۔

پونا ۲۶ فروری۔ نواب صاحب بھوپال نے آج پھر گاندھی جی سے ملاقات کی۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں بھی ہمراہ تھے۔ سلسلہ گفتگو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

چنگکنگ ۲۶ فروری۔ ہندوستانی تجارتی وفد مختلف شہروں کے دورہ کے بعد آج شنگھائی روانہ ہو گیا۔

دہلی ۲۶ فروری۔ اتحادی اقوام کی مجلس تنظیم امن نے اپنے سیکرٹریٹ کے لئے سٹاف بھرتی کرنا شروع کر دیا ہے۔ حکومت ہند چاہتی ہے۔ کہ اس محکمہ میں زیادہ سے زیادہ ہندوستانی بھرتی کرنے کی کوشش کرے جونیر اسامیوں کے لئے اس مجلس کے دفتر لنڈن میں درخواستیں بھیجی جائیں۔

دمشق ۲۶ فروری۔ شام کے وزیر اعظم مسٹر سعد اللہ الجابری نے بتایا کہ حکومت شام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ حکومت فرانس سے صرف برابر کی حیثیت سے گفت و شنید کرے گی۔ اور گفت و شنید کا آغاز اس وقت کیا جائے گا۔ جب شام کے لئے باقاعدہ طور پر فرانسیسی سفیر کا تقرر کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ مانچوریا میں کمیونسٹ فوجوں نے مرکزی حکومت کی فوجوں کے خلاف سات مقامات پر حملہ شروع کر دیا ہے۔

دہلی ۲۶ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں کٹوتی کی کچھ اور تحریکوں پر بحث کی گئی۔ جو ریلوے اور سڑکوں کے بارے میں تھیں۔

احمد آباد ۲۶ فروری۔ آج گاندھی جی نے برطانوی وفد کے بارے میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ نے ہندوستان سے جو وعدے کئے ہیں۔ ہمیں ان پر یقین کرنا چاہیئے۔ اور موقعہ سے قبل جھگڑا کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام اتنے بڑے ملک کو دھوکہ دینے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

دہلی ۲۶ فروری۔ آج ۸ بجے شام کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک نے دہلی ریڈیو سے اردو میں تقریر کی جس میں ہندوستانی فوجوں کے ڈسپلن کی خاطر بمبئی میں شورش پیدا کرنیوالوں کے سرغنوں کو مناسب سزا دینا ضروری قرار دیا۔